نماز جنازہ پڑھنے کا صحیح اور مدلل طریقہ

۱: وضو کریں۔ ❶ ۲: شرائط نماز پوری کریں۔ ❷

۳: قبلہ رُخ کھڑے ہو جائیں۔ ❸ ٤: تکبیر (اللہ اکبر) کہیں۔ ❹

۵: تکبیر کے ساتھ رفع یدین کریں۔ ❺ ٦: اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھیں۔ ❻

۷: دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھیں۔ ❼ ۸: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پڑھیں۔ ❽

۹: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں۔ ❾

---

❶ حدیث ((لا تقبل صلوٰة بغير طهور)) وضو کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی / رواہ مسلم فی صحیحہ: (۵۳۵) ۲۲۴/۱ [نیز دیکھئے صحیح بخاری: ۶۲۵۱]

❷ حدیث "وصلوا كما رأيتموني أصلي" اور نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے / رواہ البخاری فی صحیحہ: ۶۳۱

❸ موسوعة الإجماع فی الفقه الإسلامي (ج ۲ ص ۷۰۴) و دیکھئے صحیح البخاری (۶۲۵۱)

❹ عبدالرزاق فی المصنف (۴۸۹/۳، ۴۹۰ ح ۶۴۲۸) وسندہ صحیح، وصححہ ابن الجارود بروایتہ فی المنتقیٰ (۵۴۰) زبان کے ساتھ نماز جنازہ کی نیت ثابت نہیں ہے۔

❺ عن نافع قال "كان (ابن عمر) يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة" (ابن ابی شیبہ فی المصنف ۲۹۶/۳ ح ۱۱۳۸۰ وسندہ صحیح)

❻ البخاری: ۷۴۰، والامام مالک فی الموطأ ۱۵۹/۱ ح ۳۷۷

❼ احمد فی مسندہ ۲۲۶/۵ ح ۲۲۳۱۳ وسندہ حسن، وعنہ ابن الجوزی فی التحقیق ۲۸۳/۱ ح ۴۷۷

تنبیہ: یہ حدیث مطلق نماز کے بارے میں ہے جس میں جنازہ بھی شامل ہے کیونکہ جنازہ بھی نماز ہی ہے۔

❽ سنن ابی داود: ۷۷۵ وسندہ حسن ❾ النسائی: ۹۰۶ وسندہ صحیح وصححہ ابن خزیمۃ: ۴۹۹، وابن حبان الاحسان: ۱۷۹۷، والحاکم علیٰ شرط الشیخین ۲۳۲/۱ ووافقہ الذہبی واخطأ من ضعفہ

۱۰: سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ ❶

۱۱: آمین کہیں۔ ❷

۱۲: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ ❸

۱۳: ایک سورت پڑھیں۔ ❹

۱۴: پھر تکبیر کہیں اور رفع یدین کریں۔ ❺

۱۵: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں۔ ❻ مثلاً:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. ❼

۱۶: تکبیر کہیں ❽ اور رفع یدین کریں۔ ❾

---

❶ البخاری: ۱۳۳۵، وعبدالرزاق فی المصنف ۴۸۹/۳، ۴۹۰ ح ۶۴۲۸ وابن الجارود: ۵۴۰

☆ چونکہ سورۂ فاتحہ قرآن ہے لہٰذا اسے قرآن (قراءت) سمجھ کر ہی پڑھنا چاہیے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جنازہ میں سورۃ فاتحہ قراءت (قرآن) سمجھ کر نہ پڑھی جائے بلکہ صرف دعا سمجھ کر پڑھی جائے ان کا قول باطل ہے۔

❷ النسائی: ۹۰۶ وسندہ صحیح، ابن حبان الاحسان: ۱۸۰۵، وسندہ صحیح

❸ مسلم فی صحیحہ ۵۳/ ۴۰۰ وھو صحیح والشافعی فی الام ۱/ ۱۰۸، وصححہ الحاکم علیٰ شرط مسلم ۲/ ۲۳۳، ووافقہ الذہبی وسندہ حسن

❹ النسائی ۴/ ۷۴، ۷۵ ح ۱۹۸۹، وسندہ صحیح

❺ البخاری: ۱۳۳۴، ومسلم: ۹۵۲، ابن ابی شیبہ ۳/ ۲۹۶ ح ۱۱۳۸۰، وسندہ صحیح عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ مکحول، زہری، قیس بن ابی حازم، نافع بن جبیر اور حسن بصری وغیرہم سے جنازے میں رفع یدین کرنا ثابت ہے دیکھئے الحدیث: ۳ (ص ۲۰) اور یہی جمہور کا مسلک ہے اور یہی راجح ہے نیز دیکھئے جنازہ کے مسائل فقرہ: ۳

❻ عبدالرزاق فی المصنف ۳/ ۴۸۹، ۴۹۰ ح ۶۴۲۸ وسندہ صحیح

❼ البخاری فی صحیحہ ۳۳۷۰، والبیہقی فی السنن الکبریٰ ۲/ ۱۴۸ ح ۲۸۵۶

❽ البخاری: ۱۳۳۴، ومسلم: ۹۵۲ ❾ ابن ابی شیبہ ۳/ ۲۹۶ ح ۱۱۳۸۰، وسندہ صحیح

۱۷ : میت کے لئے خالص طور پر دعا کریں۔ (1)

چند مسنون دعائیں درج ذیل ہیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا ،اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ (2)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ،وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ (3)

اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ ،فَأَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ ،اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ،إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (4)

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ ،اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي حَسَنَاتِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ ،اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ. (5)

---

(1) عبدالرزاق فی المصنف :۶۴۲۸ وسندہ صحیح وابن حبان فی صحیحہ، الموارد:۷۵۴ وابوداود:۳۱۹۹ وسندہ حسن
تنبیہ: اس سے مراد نماز جنازہ کے اندر دعا ہے دیکھئے باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ (ابن ماجہ:۱۴۹۷)

(2) الترمذی:۱۰۲۴، وسندہ صحیح، وابوداود:۳۲۰۱ (3) مسلم:۹۶۳/۸۵، وترقیم دارالسلام:۲۲۳۲

(4) ابن المنذر فی الاوسط ۵/۴۴۱ ح ۳۱۷۳ وسندہ صحیح، وابوداود:۳۲۰۲

(5) مالک فی الموطأ ۱/۲۲۸ ح ۵۳۶ واسنادہ صحیح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، موقوف

اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ❶

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَ أُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْهُمْ فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ وَمَنْ أَبْقَيْتَهُ مِنْهُمْ فَأَبْقِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ . ❷

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيْفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيْمِ ❸

۱۸ : میت پر کوئی دعا موقت (خاص طور پر مقرر شدہ) نہیں ہے۔ ❹

لہٰذا جو بھی ثابت شدہ دعا کریں جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے قول اور تابعین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میت پر کئی دعائیں جمع کی جا سکتی ہیں۔

۱۹ : پھر تکبیر کہیں۔ ❺ **۲۰ : پھر دائیں طرف ایک سلام پھیر دیں۔** ❻

---

❶ مالک فی الموطأ ۱/۲۲۸ ح ۵۳۷ واسنادہ صحیح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) موقوف یہ دعا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معصوم بچے کی میت پر پڑھتے تھے۔ ❷ ابن ابی شیبہ ۳/۲۹۳ ح ۱۱۳۶۱، عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، موقوف وسندہ حسن

❸ ابن ابی شیبہ ۳/۲۹۴ ح ۱۱۳۶۶ وسندہ صحیح، وھو موقوف علیٰ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

❹ [ابن ابی شیبہ ۳/۲۹۵ ح ۱۱۳۷۰، عن سعید بن المسیب والشعبی: ۱۱۳۷۱ عن محمد (بن سیرین) وغیرہم من آثار التابعین قالوا: لیس علی المیت دعاء موقت (نحو المعنیٰ) وھو صحیح عنہم] ❺ البخاری: ۱۳۳۴، ومسلم: ۹۵۲

❻ عبدالرزاق ۳/۴۸۹ ح ۶۴۲۸ وسندہ صحیح، وھو مرفوع، ابن ابی شیبہ ۳/۳۰۷ ح ۱۱۴۹۱، عن ابن عمر من فعلہ وسندہ صحیح

تنبیہ: نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز (ص ۱۲۷) میں بحوالہ بیہقی (۴/۴۳) نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام والی روایت لکھ کر اسے حسن قرار دیا ہے۔ لیکن اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

① حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے اور یہ روایت قبل از اختلاط نہیں ہے۔

② حماد مذکور مدلس ہے دیکھئے طبقات المدلسین (۲/۴۵) اور روایت معنعن ہے۔ امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں کہ جو شخص جنازے میں دو سلام پھیرتا ہے وہ جاہل ہے جاہل ہے۔ (مسائل ابی داود ص ۱۵۴ وسندہ صحیح)

الطبعۃ الثالثۃ: مختصر صحیح نماز نبوی